خانقاہ قدوسیہ کے مقاصد و عزائم

- اہل اسلام کو ایمان و عقیدے میں راسخ بنانا۔
- اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی ترغیب دینا۔
- آداب شریعت کے ساتھ معرفت اور حقیقت کے رموز سے آگاہ کرنا۔
- اوامر و نواہی کی تفصیلات سے روشناس کرانا اور ان کی تعمیل پر زور دینا۔
- تعلیمات قرآنیہ اور سنن نبویہ سے زندگی کے ہر شعبے کو ہم آہنگ کرنا۔
- اخلاص و للہیت کے زیور سے آراستگی کے ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کا خوگر بنانا۔
- دلوں کو طاعت الٰہی کے حسن جذبہ سے سرشار کرنا۔
- قلب و نظر کو عشق رسالت پناہی سے تابندہ بنانا اور محبوبان الٰہی سے نسبتوں کو استوار کرکے ان کے فیوض و برکات کا محور بنانا۔
- اسلام کے نام پر اٹھنے والے ہر فتنے کی دنداں شکنی اور ان کے سدباب کی سعی بلیغ
- "اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی" کا درس حسن دینا اور اس کا مصداق صحیح بنانا
- دینی و دنیاوی تعلیمات کا فروغ، غریب اور نادار نونہالان اسلام کی کفالت و تعلیم کا مکمل انتظام۔
- غریب سنی لڑکیوں کی شادی کا بندوبست اور سنی رشتوں کا انسلاک۔
- ظلم و جبر کے خلاف منظم، پائیدار اور پُرامن تحریک اور دستورِ ہند کے مطابق اپنے حقوق کی محافظت۔

KHANQUAH-E-QUDDUSIA
QUDDUSI NAGAR, MIRZAPUR, BHADRAK, ODISHA, INDIA, 9937861513

تعارف

حضرت سید دیوان شاہ دریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ .... دولہا کے جد اعلی

مفتی اعظم اڈیشہ حضرت علامہ سید عبد القدوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ .... دولہا کے دادا جان

محمودۂ اہل سنت سیدہ محمودہ قدوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا .... دولہا کی دادی جان

الحاج محمد سفیر قادری .... دولہا کے نانا جان

عائشہ خاتون قدوسی .... دولہا کی نانی جان

شیر اہل سنت حضرت علامہ مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی .... دولہا کے والد گرامی

شریف النسا شرفی قدوسی .... دولہا کی والدہ ماجدہ

الحاج سید عطا محی الدین حبیبی قدوسی، الحاج سید اطاعت رسول قدوسی
الحاج سید فضل رسول حبیبی قدوسی، علامہ سید اولاد رسول قدسی قدوسی .... دولہا کے چچا
سید خادم رسول عینی

حضرت مولینا عبد الرشید حبیبی .... دولہا کے پھوپھا

سیدہ بلقیس جہاں قدوسی .... دولہا کی بڑی پھوپھی

سیدہ امۃ الفاطمہ قدوسی .... دولہا کی پھوپھی

مطلوبہ نشاط، عظیمہ بیگم، نگار سلطانہ، سیدہ مرشدہ بیگم، عصمت شاہین .... دولہا کی چاچیاں

محمد نظیر قدوسی، محمد کبیر قدوسی .... دولہا کے ماموں

سید عطائے حبیب قدوسی، سید ضیائے حبیب قدوسی،
سید عزیز رسول قدوسی، سید نور رسول قدوسی .... دولہا کے چچازاد بھائی

سید شرف رسول قدوسی، سید کیف رسول قدوسی، سید فیض رسول قدوسی .... دولہا کے برادران

سیدہ کہکشاں پروین قدوسی .... دولہا کی بھابی

سیدہ لبیبہ رسول قدوسی .... دولہا کی اکلوتی بھتیجی

تعارف

سیدہ زینب خاتون قدوسی (رونق) دلہن

زیب النسا .... دلہن کی دادی

قمر النسا .... دلہن کی نانی

سید انور علی قدوسی .... دلہن کے والد

شہر بانو قدوسی .... دلہن کی والدہ

سید محبوب قدوسی .... دلہن کے بڑے چچا

سید رفیق قدوسی .... چچا

بشیر احمد .... دلہن کے بڑے ماموں

نظیر احمد .... دلہن کے چھوٹے ماموں

سید حسین قدوسی .... دلہن کے بڑے بھائی

سید جعفر رضوی .... دلہن کے منجھلے بھائی

سید توفیق قدوسی .... دلہن کے چھوٹے بھائی

سمیعن قدوسی .... دلہن کی بڑی بھابی

زینب پروین .... دلہن کی منجھلی بھابی

سیدہ تحسین .... دلہن کی چھوٹی بھابی

سید صادق .... دلہن کا بھتیجا

سیدہ سدرہ .... دلہن کی بھتیجی

تعارف

گلناز قدوسی (فہمی)

الحاج نور محمد حبیبی .... دلہن کے دادا

حجن درشفا حبیبی .... دلہن کی دادی

مرزا افسر علی بیگ .... دلہن کے نانا

عائشہ بی بی .... دلہن کی نانی

الحاج گل محمد قدوسی .... دلہن کے والد

حجن شہناز قدوسی .... دلہن کی والدہ

طاہر محمد حبیبی .... دلہن کے بڑے چچا

فیروزہ پروین .... دلہن کی بڑی چچی

حسین محمد .... چچا

صوفیہ بیگم .... چچی

مولینا حافظ غلام ربانی رضوی .... چچا

سعیدہ قادری .... چچی

مظفر حسین .... چچا

شہلہ شیریں .... چچی

مولینا مبارک حسین قادری .... دلہن کے ماموں

رقیہ خاتون .... دلہن کی مامی

جنید عالم .... اکلوتا بھائی

فرحت ناز .... اکلوتی بہن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح کے فوائد ومقاصد

شیر اہل سنت حضرت علامہ مفتی سید آل رسول حبیبی ہاشمی

خانقاہ قدوسیہ قدوسی نگر مرزاپور، بھدرک، اڈیشہ

نکاح کی اہمیت وفضیلت امر مسلم ہے، رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کو اپنی سنت سے تعبیر فرمایا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

"النکاح من سنتی" (ابن ماجہ) یعنی نکاح میری سنت ہے۔

سنت رسول کی تعمیل میں دنیا وآخرت کی بھلائی مضمر ہے کہ اس سے رضائے رسول حاصل ہوتی ہے جو ظفریابی کی ضمانت ہے اور اس سے اعراض ناراضگیٔ رسول کا سبب ہے جو سخت حرماں نصیبی ہے، ارشاد رسول ہے

فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری شریف)
یعنی جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ میرا نہیں، (العیاذ باللہ)

لہٰذا ہر مومن کو سنت رسول پر کاربند ہونا باعث نجات وثواب اور اس کی ادائیگی سے غفلت برتنا موجب ہلاکت وعذاب ہے۔

نکاح بدنظری سے روکنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور یہ شرافت انسانی کے لئے امر ضروری بھی ہے کہ جو بدنظر اور بے شرم ہوتا ہے، اس کا سماج میں کوئی وقار نہیں ہوتا۔

اسی لئے سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نکاح کا حکم فرمایا، ارشاد رسول ہے

"من استطاع الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج"
جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے روکنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔

نکاح ایک ایسا عمل ہے کہ اس سے رضائے مولیٰ کی دولت نصیب ہوتی ہے کہ قیامت کے دن نکاح کنندہ کو خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل ہوگی اور وہ اس روز خدائے بزرگ وبرتر سے پاک وصاف ملے گا، جیسا کہ سرکار علیہ السلام نے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

من اراد ان یلقی اللہ طاھرا مطھرا فلیتزوج الحرائر (ابن ماجہ)
یعنی جو اللہ سے پاک وصاف ہوکر ملنا چاہتا ہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (ابن ماجہ)

آقائے کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا فرمان یہ بھی ہے کہ

فاظفر بذات الدین یعنی تم دیندار عورت سے نکاح کرکے کامیابی حاصل کرو

جو اس حدیث پاک کی تعمیل کرتے ہوئے دیندار خاتون سے رشتۂ ازدواج قائم کرتا ہے، وہ دنیا وآخرت میں تابناک ہوجاتا ہے۔

اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ما استفاد المومن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجۃ صالحۃ (ابن ماجہ)
یعنی تقوی کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں،

لیکن دیندار و نیکوکار بیوی کی علامت و پہچان کیا ہے، حدیث میں اس کی نشاندہی ان لفظوں میں کی گئ ہے

" ان امرھا اطاعتہ و ان نظر الیھا سرتہ و ان اقسم علیھا ابرتہ و غاب عنھا نصحتہ فی نفسھا و مالہ (ابن ماجہ)
یعنی جب وہ اسکو کوئی حکم دے تو وہ اسکو بجا لائے ، جب وہ اسکی طرف نظر کرے تو وہ اسکو خوش کر دے اور جب وہ اس پر کوئی قسم کھالے وہ اسکو پورا کرے اور اگر وہ اس سے غائب رہے تو وہ اپنے نفس کی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔

پند و نصیحت کی یہ وہ باتیں ہیں، جن سے ازدواجی زندگی پر کیف ، پر بہار، نشاط انگیز اور کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتی ہے اور یہی مقصود حدیث ہے۔
گو کہ نکاح سنت ہے۔لیکن وہ نصف ایمان کا درجہ رکھتا ہے۔سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی
یعنی جب بندہ نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کر لیتا ہے، باقی وہ آدھے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

نکاح صرف جنسی سکون کا باعث نہیں بلکہ اس سے قلبی سکون اور ذہنی

اطمینان بھی حاصل ہوتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا
وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔

اس آیت کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ عورت صرف جنسی سکون اور تکمیل ہوس کے لئے نہیں بلکہ یہ قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے جو انسانی زندگی کی سب سے انمول نعمت سکون و اطمینان کا باعث ہے۔جو لوگ نکاح کی اہمیت سے آشنا ہیں اور جو اسکی قدر و منزلت کو بخوبی سمجھتے ہیں وہ یقینا کامیاب اور پر سکون زندگی کے حامل ہوتے ہیں۔

اسلام میں رہبانیت کا کوئی تصور نہیں، بارگاہ لم یزل میں وہی کامیاب و کامران ہے جو عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ سماجی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے، سب کی بھیڑ میں اپنے پروردگار کے احکام کے مطابق زندگی گزارتا ہے، اسی لئے خالق کائنات نے انسانوں کو قوت شہوت عطا فرمائی ہے۔

ایک بار بعض صحابہ نے سرکار اقدس ﷺ سے قوت شہوت کے ختم کر دینے کی درخواست پیش کی تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

واللہ انی لاخشکم للہ و اتقی کم لہ و لکن اصوم و افطر و اصلی و ارقد و اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری)

یعنی قسم ہے خدا کی میں تم سب سے زیادہ اسکی ناراضگی سے بچنے والا ہوں اورتم سب سے زیادہ تقوی والا ہوں، لیکن میں کبھی روزے رکھتا ہوں اور کبھی نہیں، کبھی رات میں نماز پڑھتا ہوں، کبھی سوتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) اور جو میرے اس طریقے سے منھ موڑیگا، اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ اللہ کی عبادت وریاضت کے ساتھ ساتھ گھر گرہستی کے ساتھ جڑے رہنا کمال عبودیت ہے اور یہی منشۂ رسالت ہے۔ یہی ہادی کل ختم الرسل ﷺ کی نورانی ہدایت ہے، اس ہدایت پر خلوص نیتی کے ساتھ عمل پیرا ہونا سعادت ہی سعادت ہے۔

لہٰذا اسی ہدایت پر سعادت کی تعمیل کے حسن جذبے کے تحت میرے دو فرزندوں مولینا سید عرف رسول قدوسی ازہری اور عزیزم سید سیف رسول قدوسی کی مبارک شادیوں کی پاکیزہ رسمیں اسلامی رنگ وطرز پر ادا کی جارہی ہیں۔

رب تعالیٰ بصدقۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا اس میں برکتیں عطا فرمائے اور دونوں دولہوں اور دونوں دلہنوں کو دارین میں خوش بخت کرے آمین۔

۸ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ

نور چشم مصطفیٰ ہیں پیر پیراں دستگیر
بادشاہ اولیا ہیں پیر پیراں دستگیر

معرفت کے نور سے لپٹی ہے ان کی زندگی
نازش کل اولیا ہیں پیر پیراں دستگیر

دین کا احیا ہوا ہے خوب ان کی ذات سے
ظل ذات مصطفیٰ ہیں پیر پیراں دستگیر

مجرموں کو بھی ملی ہے ان کے در سے قطبیت
بے بدل بحر عطا ہیں پیر پیراں دستگیر

ان کے در کے خوشہ چیں ہیں عابد وزاہد سبھی
مایۂ فیض وسخا ہیں پیر پیراں دستگیر

قادر مطلق کی قدرت کا ہوا ان سے ظہور
حاکم ارض وسما ہیں پیر پیراں دستگیر

اولیا تارے ہیں اور بدر منیر ان کا وجود
قاسم نور وضیا ہیں پیر پیراں دستگیر

لاتخف سے ہے تسلی ہر غلام غوث کو
پیکر حب وولا ہیں پیر پیراں دستگیر

قابل صد رشک ہے قسمت تری اے ہاشمی
رہنما غوث الوریٰ ہیں پیر پیراں دستگیر

سید عرف کی آج شادی ہے

شاعرِ خوش فکر حضرت علامہ
سید اولادِ رسول قدسی قدوسی مصباحی
نیویارک، امریکہ

خدا کی ہے عطا سید عرف کی آج شادی ہے — ہے فضل مصطفیٰ سید عرف کی آج شادی ہے
تمنا کی کلی کھل اٹھی شیر اہل سنت کی — نوید خوشنوا سید عرف کی آج شادی ہے
کرم سے سید السادات حضرت شاہ دریا کے — ہے رحمت کی فضا سید عرف کی آج شادی ہے
نوازش بٹتی جاتی ہے عجب حضرت مجاہد کی — ہے ہر شے پر ضیا سید عرف کی آج شادی ہے
سحاب فیض چھایا مفتی اعظم اڈیشہ کا — سکوں ملتا گیا سید عرف کی آج شادی ہے
چٹک کر کہہ رہی ہیں آج گلشن کی سبھی کلیاں — ہے منظر خوشنما سید عرف کی آج شادی ہے
لئے سوغات الفت کہہ رہے ہیں سارے باراتی — بجھا غم کا دیا سید عرف کی آج شادی ہے
جسے دیکھو وہ بے خود ہو کے قدوسی عطاؤں سے — یہ دیتا ہے صدا سید عرف کی آج شادی ہے
سیادت کی ہیں جلوہ باریاں رطب اللساں پیہم — حسین و دل ربا سید عرف کی آج شادی ہے
عجب سہرے کی لڑیوں سے مہک اٹھی کہ باغ دل — معطر ہو گیا سید عرف کی آج شادی ہے
خزاں درد و الم کی نادم و افسردہ ہے بے حد — بہار جانفزا سید عرف کی آج شادی ہے
ہے یہ تعمیل سنت کا اثر قدسیؔ رواں ہر سو — مسرت کی ہوا سید عرف کی آج شادی ہے

سیف کا سہرا

شاعرِ خوش فکر حضرت علامہ
سید اولادِ رسول قدسی قدوسی مصباحی
نیویارک، امریکہ

سرمایۂ تنویر وضیا سیف کا سہرا — منظر کی نگاہوں کی جلا سیف کا سہرا
قدوسی گلستاں میں مسرت کی بہاریں — تاروں کی چمک چاند کی بکھری ہیں ضیائیں
آتی ہیں ہر اک سمت سے مسحور صدائیں — خوشبوئے لطافت سے بھرا سیف کا سہرا
والد کے حسیں خواب کی ضوبار یہ تعبیر — اور والدہ کے قلب ضیابار کی تفسیر
پڑھ کر تو کوئی دیکھے سیادت کی یہ تصویر — ہے مصدر اخلاص و وفا سیف کا سہرا
سرمایۂ تنویر وضیا سیف کا سہرا — حضرت شہ دریا کی ضیاؤں کا ہے صدقہ
سرکار مجاہد کی عطاؤں کا ہے صدقہ — اور مفتی اعظم کی دعاؤں کا ہے صدقہ
اکرام نشاں راہ ہدیٰ سیف کا سہرا — سرمایۂ تنویر وضیا سیف کا سہرا
کیف اور شرف فیض کی خوشیوں کا گلستاں — خوش بختیٔ گلنا زمیں ہے آج چراغاں
دیتے ہیں عزیز اور عرف تحفۂ فرحاں — آرام رساں باغ صفا سیف کا سہرا
سرمایۂ تنویر وضیا سیف کا سہرا — قدسیؔ کی دعا ہے گل گلزار سیادت
تا زندگی قائم رہے پاکیزہ یہ سنت — ہر موڑ پہ تم کو ملے پروانۂ رحمت
ہو حامل انعام و رضا سیف کا سہرا — سرمایۂ تنویر وضیا سیف کا سہرا

(س) سرور کونین کی علمی وراثت ہو عرف
سید السادات کے گلشن کی نکہت ہو عرف

(ی) یاس کے زہر ہلاہل سے عداوت ہے تمہیں
یعنی امیدوں کے قلب وجاں کی فرحت ہو عرف

(د) دادا حضرت مفتی اعظم اڈیشہ کے قرار
درد دل کے واسطے تسکین وراحت ہو عرف

(ع) عکس پر انوار ہو تم والد ذیشان کی
عقل اور فہم وفراست کی ضمانت ہو عرف

(ر) راہ حق میں ہم رکابی استقامت کی رہے
راست گوئی کے اجالوں کی علامت ہو عرف

(ف) فرض ہے تم پر بچائے رکھنا عظمت دین کی
فاضل وعالم ہو ملت کی امانت ہو عرف

(ر) رخنہ جو مسلک پہ ڈالے اس کی لینا ہے خبر
رد باطل کرتے رہنا حق کی نصرت ہو عرف

(س) سطوت روئے منور دیکھ کر سب نے کہا
سچ ہے فضل رب سے بے حد خوبصورت ہو عرف

(و) واعظ دین متیں اور واصف شاہ ہدیٰ
والدہ کی ہو دعا نور سعادت ہو عرف

(ل) لمحہ لمحہ پُرضیا ہو ہے یہ قدسؔی کی دعا
لاج رکھو خانداں کی روح نسبت ہو عرف

ہے یہ بارات کسی کی سیف کی

شاعر خوش فکر حضرت علامہ
سید اولاد رسول قدسی قدوسی مصباحی
نیویارک، امریکہ

ہے حسیں گھڑیاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی
ہر سو ہیں خوشیاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

جس کو دیکھو جھومتا جاتا ہے فرط کیف میں
درد ہے گریاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

سید السادات کے فیضان سے ہے ہر طرف
رحمت باراں، ہے یہ بارات کس کی سیف کی

بٹ رہا ہے مفتی اعظم اڈیشہ کا یہاں
لطف بے پایاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

ذرہ ذرہ ناصر ملت کی شرکت سے عجب
خوب ہے فرحاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

آج شیر اہل سنت کا ہے روئے حق نشاں
کس قدر تاباں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

کیف اور فیض وعرف نور وشرف سید عزیز
کتنے ہیں شاداں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

مشک وعنبر سے فضا کو کر رہی ہیں عطر بیز
سہرے کی لڑیاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

جس طرف بھی دیکھئے قدسؔی بشاشت کی بہار
آج ہے رقصاں ہے یہ بارات کس کی سیف کی

شاعر خوش فکر حضرت علامہ

سید سیف رسول

سیدِ اولادِ رسول قدسی قدوسی مصباحی

نیویارک، امریکہ

(س) سیدوں میں ضیا بار سیف رسول
سر عظمت کے اظہار سیف رسول

(ی) یورش غم میں رہتے ہو تم پُر سکوں
یاورِ اعلیٰ افکار سیف رسول

(د) در بحر امانت تمہاری ہے ذات
درس منہاج تجار سیف رسول

(س) سید الانبیا کے ہو تم آل پاک
سیل رحمت سے سرشار سیف رسول

(ی) یاد میں مصطفیٰ کی رہو تم مگن
یاس کی ہو نہ یلغار سیف رسول

(ف) فیض تم پر رہے اپنے اجداد کا
فضل حق کے طلبگار سیف رسول

(ر) رب کے فیضان سے ارتقا ہو نصیب
راکب دوش معیار سیف رسول

(س) سینہ بھر جائے حکمت کے اموال سے
سعئ مشکور ہو یار سیف رسول

(و) والئ دو جہاں کا ہو تم پر کرم
وار ہو غم کا بے کار سیف رسول

(ل) لو نہ شمع قرابت کی ہو کم کبھی
لفظ قدسی کے شہ کار سیف رسول

کھلے ہیں خوشی کے پھول

علامہ وصال اعظمی رسول آباد، امیٹھی

ہر شاخ آرزو پہ کھلے ہیں خوشی کے پھول
مصروف ہیں ثنائے الٰہی میں سارے پھول
یوں وجہ افتخار یہ سہرے کے پھول ہیں

بکھری ہوئی ہے سیف کے رخ پر ضیائے گل
گلشن کے گوشے گوشے سے اٹھی صدائے گل
کیوں اتنے مشکبار یہ سہرے کے پھول ہیں

یہ رسم شادی رحمت پروردگار ہے
ہر پھول آپ اپنی جگہ شاہکار ہے
ذیشان و ذی وقار یہ سہرے کے پھول ہیں

مہکے دلوں کے پھول خوشی کی کلید سے
عرف و شرف مگن ہیں خوشی کی نوید سے
نظروں میں ذی وقار یہ سہرے کے پھول ہیں

ہر سو گل نشاط کی بارش نہ پوچھئے
انور میاں کے چہرے کی تابش نہ پوچھئے
کیوں محو انتظار یہ سہرے کے پھول ہیں

پھولوں کے درمیان یہ نوشہ ہے بے مثال
رحمت کی بارشوں سے سبھی ہیں یہاں نہال
ماں کی دعا کا ہار یہ سہرے کے پھول ہیں

آل رسول کی یہ دعا ہو گئی قبول
دراصل ہو رہی ہے ادا سنت رسول
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

بھاتی ہے کیف و فیض کے دل کو فضائے گل
شاید ہے گل بدن کوئی زیر قبائے گل
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

سہرا ہے یا کہ ماں کی دعا کا حصار ہے
سر پر ردائے گل ہے کہ فہمی کا پیار ہے
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

دن اے لبیبہ کم تو نہیں ہے یہ عید سے
زینب بھی شاد ہے گل خنداں کی دید سے
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

اس ساعت حسیں کی نوازش نہ پوچھئے
دل کو کسی کی دید کی خواہش نہ پوچھئے
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

شہناز و گل بھی آج ہیں خوشیوں سے مالامال
گونجا جہاں میں چاروں طرف نغمۂ وصال
آئینۂ بہار یہ سہرے کے پھول ہیں

رونق ہماری رونق

پیرزادہ شاعر خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی لکھنؤ

ہے پیکر مودت رونق ہماری رونق
دارالشرف کی زینت رونق ہماری رونق

دیتی ہے گھر کو نکہت رونق ہماری رونق
ہے ایسی پر صباحت رونق ہماری رونق

زینب ہے نام اس کا جو آل فاطمہ ہے
نورانی ہے یہ نسبت رونق ہماری رونق

رونق ہے ہر سو رونق دلہن بنی ہے زینب
برکت ہے گھر میں برکت رونق ہماری رونق

حسن عمل کی خوگر شرم وحیا کی پیکر
ہے زینت شرافت رونق ہماری رونق

حکم خدا پہ چلنا جذبہ ہو تیرے دل میں
تجھکو ہے یہ نصیحت رونق ہماری رونق

نقش قدم پہ چلنا تو فاطمہ کے ہر دم
مل جائیگی سعادت رونق ہماری رونق

ہے اس میں دین داری، دل میں ہے خوف باری
ذوالمجد وذو کرامت رونق ہماری رونق

قرآن کی تلاوت کرتی رہو برابر
ہے خوب وجہ برکت رونق ہماری رونق

حسن عمل میں یکتا وہ نازش ادا ہے
عینی ہے پاک سیرت رونق ہماری رونق

شادی ہے سیف کی

پیرزادہ شاعر خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی

چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

اے تارو جگمگاؤ کہ شادی ہے سیف کی
مئے نور کی پلاؤ کہ شادی ہے سیف کی

گلناز بن کے آئی ہے دلہن ہمارے گھر
سب کو یہی بتاؤ کہ شادی ہے سیف کی

بھدرک میں ہے سماں بڑا پر کیف دوستو!
کرنے نظارہ آؤ کہ شادی ہے سیف کی

جلوہ گری ہے مفتی اعظم اڈیشہ کی
محفل ذرا سجاؤ کہ شادی ہے سیف کی

عرف رسول فیض شرف کیف اور نور
ملکر خوشی مناؤ کہ شادی ہے سیف کی

شرفی وہاشمی کی ہیں دیرینہ خواہشات
پیغام نوری لاؤ کہ شادی ہے سیف کی

باراتیوں میں تم بھی رہو شامل اس طرح
شمع وفا جلاؤ کہ شادی ہے سیف کی

لکھوائے شاعرو ہیں یہ عینی کی خواہشیں
من میرا یوں لبھاؤ کہ شادی ہے سیف کی

عرف کی آج شادی ھے

پیرزادہ شاعرِ خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی
چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

ہوا رنگ چمن ششدر عرف کی آج شادی ہے
حسیں ہے دلربا منظر عرف کی آج شادی ہے

ہے فضل خالق باری تمنا سب کی بر آئی
ہے فیض شافع محشر عرف کی آج شادی ہے

تقدس سے بھرا منظر بفیض ساقئ کوثر
تنی ہے نور کی چادر عرف کی آج شادی ہے

بنی ہے سیدہ زینب دلہن سید عرف کی جب
لگا ہر ذرہ ہے گوہر عرف کی آج شادی ہے

ہیں شاداں سید آل رسول ہاشمی بے حد
حسیں لگتے ہیں پرانور عرف کی آج شادی ہے

ہیں شرفی کس قدر فرحاں پسر پر ہیں بہت نازاں
ہیں خوش ممتا کی یہ پیکر عرف کی آج شادی ہے

شرف سیف اور فیض و کیف کی خوشیوں کا کیا کہنا
بنے ہیں لطف کے خوگر عرف کی آج شادی ہے

چچا کو تہنیت دینے مچلتی سی لچکتی سی
لبیبہ آ گئی بڑھ کر عرف کی آج شادی ہے

دعائے مفتی اعظم اڈیشہ کا صلہ عینی
ہے سہرا کیسا پر اطہر عرف کی آج شادی ہے

پرجمال کا سہرا

پیرزادہ شاعرِ خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی
چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

بہت حسیں ہے پیمبر کی آل کا سہرا
مرے عزیز عرف پر جمال کا سہرا

بلائیں لیتے ہیں دولہا کا آج ماہ و نجوم
خوشی سے چومتے ہیں باکمال کا سہرا

یہ نسبت شہ دریا کی دیکھئے تاثیر
دل آرا کتنا ہے یہ خوش خصال کا سہرا

یہ دے رہی ہے صدا نغمہ خیزئ بلبل
کہ خوب تر ہے یہ شیریں مقال کا سہرا

ہے ایسی اس میں لطافت کہ شاعری قرباں
غزل بھی کہتی ہے اس کو کمال کا سہرا

بہار کا ہے سماں دیکھئے جدھر عینی
کھلا ہے غنچۂ روشن مثال کا سہرا

خلق حسن سہرے میں ہے

پیرزادہ شاعر خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی
چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

پھول ہے یا پھول سا نازک بدن سہرے میں ہے
ایسا لگتا ہے معطر اک چمن سہرے میں ہے

ہوگئی تکمیل دیرینہ تمناؤں کی آج
یعنی شیر اہل سنت کا جتن سہرے میں ہے

آج محفل میں سمٹ آئی ہیں سب رعنائیاں
گو جمال و تابش چرخ کہن سہرے میں ہے

سیف کی پرنور شادی آج ہے گلناز سے
بھائیوں کا بے بدل خلق حسن سہرے میں ہے

خوب دیتی ہیں دعا محمودۂ اہل سنن
جد امجد کی عطاؤں کی کرن سہرے میں ہے

اس کی خوشبو سے معطر ہیں فضائیں چار سو
ایسا لگتا ہے گلابوں کا بدن سہرے میں ہے

سارے اہل خانداں لگتے ہیں بے حد شادماں
خوشنما دلہن کا عینی بانکپن سہرے میں ہے

باغ ازہر کے گل تر کو مبارک شادی

پیرزادہ شاعر خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی
چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

باغ ازہر کے گل تر کو مبارک شادی   بحر قدوسی کے گوہر کو مبارک شادی

ہے یہ محمودہ کا مرغوب نبیرہ پرنور   عبد قدوس کے جوہر کو مبارک شادی

جس کے چہرے سے سیادت کی کرن پھوٹتی ہے   ایسے خورشید منور کو مبارک شادی

مدح آقا میں گزرتے ہیں عرف کے اوقات   شاہ کی زینت منبر کو مبارک شادی

منتخب جس کو ولی عہد کیا ہم سب نے   اس مقدر کے سکندر کو مبارک شادی

ماہ ازہر بھی ہے وہ فخر ثقافہ بھی ہے   ایسے اک شخص منور کو مبارک شادی

محور فکر ہے بس مسلک اعلیٰ حضرت   عاشق و واصف سرور کو مبارک شادی

اہل خانہ کا یقینا ہے وہ اک چشم و چراغ   سید و طیب و اطہر کو مبارک شادی

اس کی حق گوئی پہ مسرور ہوئے آل رسول   مرشد پاک کے مظہر کو مبارک شادی

منسلک ہوگیا وہ سیدہ زینب بی سے   ایسے اک حسن مقدر کو مبارک شادی

کس قدر لگتی ہیں مسرور بصد دل شرفی   ان کے ارمان کے پیکر کو مبارک شادی

کہتے ہیں سیف و شرف کیف مرے فیض رسول   اپنے ہمشیر حسیں تر کو مبارک شادی

ہو کے خوش ام لبیبہ بھی یہی کہتی ہیں   عرف بھیا مہ انور کو مبارک شادی

دیکھئے آج لبیبہ ہوئی کتنی شاداں   اس کے عم ماہ منور کو مبارک شادی

ہے ادا جس کی ادائے سخن آل رسول   عینی اس ہاشمی تیور کو مبارک شادی

گلہائے محبت کا گلدان ہے سہرے میں

حضرت احسن اعظمی، گومتی نگر، لکھنؤ

تفسیرِ محبت کا عنوان ہے سہرے میں
تہذیب و روایت کی پہچان ہے سہرے میں

گلہائے حسیں رقصاں رخسارِ عرف پر ہیں
اللہ رے نوشہ کی کیا شان ہے سہرے میں

ہے بزمِ طرب شاہد ہمراہِ عروسِ نو
آغازِ محبت کا اعلان ہے سہرے میں

رونق نہ ہو کیوں شاداں اس رونقِ محفل پر
تھا دل میں جو کل اب وہ ارمان ہے سہرے میں

دو چار گل و غنچے سہرے کی نہیں زینت
گلہائے محبت کا گلدان ہے سہرے میں

کیوں آلِ رسول آخر نازاں نہ ہوں سہرے پر
بے پایاں عنایاتِ رحمٰن ہے سہرے میں

مخصوص کرم شاہِ دریا کا ہے نوشہ پر
دادا کی دعاؤں کا فیضان ہے سہرے میں

شاداں نہ ہوں کیوں شرفی نیرنگیِ محفل پر
تکمیلِ تمنا کا سامان ہے سہرے میں

دادی نہ بھلا کیوں کر پوتے کی بلائیں لیں
دادی کا جگر گوشہ اور جان ہے سہرے میں

کس درجہ حسیں تر ہے یہ بزمِ نشاط احسن
اظہارِ مسرت کی کیا شان ہے سہرے میں

ہے گلوں کا اک آئینہ سہرا

علامہ مشتاق احمد نوری، آنند، گجرات

شاہ سیف رسول کا سہرا — رب تعالیٰ کی ہے عطا سہرا
کیوں نہ ہو گا یہ پرضیا سہرا — صدقۂ نور مصطفیٰ سہرا
کیوں نہ یہ خوشبوئیں لٹائے گا — نکہتِ باغ فاطمہ سہرا
قادریت کی مل گئی نسبت — فیض غوث الوری بنا سہرا
مفتی اعظم اڈیشہ کی — خوب روحانیت بھرا سہرا
ہیں مسرت میں دادی محمودہ — مہکا مہکا ہے پوتے کا سہرا
سید آل رسول سجادہ — ہاشمی رنگ میں رنگا سہرا
ماں شریف النسا بہت خوش ہیں — دیکھا بیٹے کے سر سجا سہرا
یہ شرف عرف فیض کیف کہیں — کتنا پیارا ہے بھائی کا سہرا
کہکشاں بھابھی ہیں مسرت میں — ان کے دیور کا کھل گیا سہرا
یہ بھتیجی لبیبہ بول اٹھی — ہے حسیں آپ کا چچا سہرا
ان کی گل ناز فہمی دلہن ہیں — ہے گلوں کا اک آئینہ سہرا
روشنی لے کے نور دادا کی — دیکھو دلہن کے سر سجا سہرا
دادی ہیں در شفا جو دلہن کی — ان کی آنکھوں کو بھا گیا سہرا
گل محمد دلہن کے والد اور — دیکھکر خوش ہیں والدہ سہرا
ہے طہارت لئے محمد کی — اور حسینی عطا بنا سہرا
خوش چچا ہیں غلام ربانی — دل مظفر حسین کا سہرا
صوفیہ اور سعیدہ شہلہ نے — دیکھ کر مسکرا دیا سہرا
دیکھو خادم رسول عینی کی — ہے دعاؤں کا سلسلہ سہرا
پیار اس میں جنید بھائی کا — نوری فرحت کا دل بنا سہرا

چراغ الفت بنا ہے سہرا

علامہ مشتاق احمد نوری، آنند، گجرات

اے شاہ عرف رسول تیرا حسین کیا لگ رہا ہے سہرا
ہے زلف سرکار کا تصدق کہ مشک و عنبر بنا ہے سہرا

بتول گلشن کی رونقیں ہیں علی سے فیض بہار لایا
گلوں میں بغداد کی مہک ہے عنایت چشتیہ ہے سہرا

چھلک رہا ہے مہک رہا ہے وہ دیکھو کیسا چمک رہا ہے
ہر اک اسی کو ہی تک رہا ہے چراغِ الفت بنا ہے سہرا

وہ مفتی اعظم اڈیشہ کی برکتیں ہیں بہت ہی پنہاں
لحد میں محمودہ بی بی خوش ہیں کہ پوتے کے سر سجا ہے سہرا

ادھر ہیں خوش ہاشمی بھی دیکھو ادھر شریف النسا بھی خوش ہیں
دلوں کے ارماں ہوئے ہیں پورے کہ بیٹے کے سر بندھا ہے سہرا

شرف ملا ہے یہ نسبتوں کا کہ کیف و مستی میں ہے یہ محفل
بہت ہی سیف رسول خوش ہیں کہ بھائی کے سر کھلا ہے سہرا

ہاں پنہاں نکہت ہے دو جہاں کی لئے ہے رونق یہ کہکشاں کی
لبیبہ ہے جو بھتیجی ان کی ہاں اس کی دھڑکن بنا ہے سہرا

دلہن بنی سیدہ یہ زینب حسین رونق نما مؤدب
نہ ہوگی شادی یہ کیوں مقرب کہ صدقۂ فاطمہ ہے سہرا

دلہن کے بھائی حسین و جعفر ہیں اور بھتیجے جناب توفیق
مسرتوں میں یہ بولے بھائی بہن نرالا ترا ہے سہرا

دلہن کی بھابھی ہیں اک سمیعن ہیں دو جی زینب اخیر تحسین
بڑی ہی خوش ہو کے کہہ رہی ہیں حسین نوری ہوا ہے سہرا

انعام خدا سہرا

نوشاہ کے سر پر ہے، انعامِ خدا سہرا
معراج کے دولہے کی سنت سے سجا سہرا

اعجوبہ سے کیا کم ہے! گلزارِ محمد کے
اک گل کے جبیں پر ہے، پر کیف کھلا سہرا

ماں بی بی شریف، ابو ہیں آل رسول افرح
تقریب سعید اقدس میں جلوہ نما سہرا

صد خوشیاں لیے سید خادم ابھی آئے ہیں
عینی میاں کی دیکھیں، ہے دست دعا سہرا

یہ والدہ دلہن کی، شہناز بی کہتی ہیں
اے سیف رسول آؤ دکھلاؤ ذرا سہرا

کہتے ہیں یہ دلہن کے احباب، برائے دید
اپنے رخِ زیبا سے تھوڑا سا ہٹا سہرا

یہ کیف و شرف بولے، یہ فیض و عرف بولے
واللہ ! برادر پر جچتا ہے بڑا سہرا

پھولوں کی جگہ پیارے احباب واقارب کی
گلہائے تمنا سے گوندھا ہے گیا سہرا

گل ناز میں پنہاں ہیں آرائشیں حوروں کی
حق یہ تو بھلا ہے ہی مائل بہ حنا سہرا

احباب، سحر لائے پھولوں کی لڑی لیکن
میں سلکِ مضامیں کا لایا ہوں بنا سہرا

خوش ادا گلناز ہے

پیرزادہ شاعر خوش رقم حضرت سید خادم رسول عینی

چیف منیجر یونین بینک آف انڈیا لکھنؤ

عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے
نازش حسن و ادا اور باحیا گلناز ہے

عصمت و عفت کی پیکر، اور وہ ہے باحیا — سنت زینب کی عامل، ہے وہ زہرا کی رضا
رشک اس پہ کرتی ہے خود بڑھ کے تقدیس وفا — صورت و سیرت میں یکتا خوش ادا گلناز ہے
عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے

وہ سدا حکم شریعت پر رہے ثابت قدم — جذبۂ ایمان ہو اور سر ہو آگے رب کے خم
سنت شاہ مدینہ کو سدا جانے اہم — سب کہیں ملکر کہ ایسی دلربا گلناز ہے
عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے

آ گئیں دار الشرف میں برکتیں ہی برکتیں — اس کے دم سے ہر طرف ہیں نکہتیں ہی نکہتیں
ہر طرف چھائی ہیں جیسے الفتیں ہی الفتیں — ہے خدا کا فضل ایسی پر ضیا گلناز ہے
عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے

ہر ورق لگتا ہے اس کا اک شگفتہ سا گلاب — حسن اور کردار میں اس کی حسیں تر ہے کتاب
ہے دعا مقصد میں ہو گلناز فہمی کامیاب — پیکر صبر و رضا اور باوفا گلناز ہے
عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے

ناز ہے گل کو کہ اس کا نام ہی گلناز ہے — کیا حسیں الفاظ ہیں اور کیا حسیں انداز ہے
آئے گا کل خوب تر، اتنا حسیں آغاز ہے — عینی چرخ حسن میں دیکھو لکھا گلناز ہے
عفت و پاکیزگی کا آئینہ گل ناز ہے

سیف و عرف کا سہرا

علامہ قیام رضا حشمتی، ممبئی

خالق کل کی رضا سیف و عرف کا سہرا
فخر عیسی کی عطا سیف و عرف کا سہرا

شاہ حسنین کے پر نور چمن کی ہے نکھار
فیض سرکار رضا سیف و عرف کا سہرا

شاہ بغداد کے آنگن کی کرن آئی ہے
خوب تابندہ لگا سیف و عرف کا سہرا

عبد قدوس کے گلزار کی ہے تازہ بہار
شاہ دریا کی دعا سیف و عرف کا سہرا

حضرت آل رسول آج بہت ہیں مسرور
دیکھ کر کیف بھرا سیف و عرف کا سہرا

قدسی و عینی شرف فیض سبھی جھوم اٹھے
اس طرح آج سجا سیف و عرف کا سہرا

عبد قدوس کا اک ادنی گدا تو ہے قیام
تو نے کیا خوب لکھا سیف و عرف کا سہرا